احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 4 اگست 2004ء

روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 4 اگست 2004ء 17 جمادی الثانی 1425 ہجری - 4 ظہور 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 173

حصول ہدایت کی دعا

آنحضرت ﷺ نے حضرت حسینؓ کو یہ دعا سکھائی:۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمنی رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

اے اللہ رشد و ہدایت کی باتیں میرے دل میں ڈال اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات حدیث نمبر:3405)

12 ویں عالمی بیعت کے روح پرور اور وجد آفریں مناظر

گزشتہ بارہ برسوں میں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں کی تعداد تقریباً 17 کروڑ ہو چکی ہے

امسال جماعت احمدیہ میں 3 لاکھ سے زائد سعید روحوں کی شمولیت

کل عالم کے کروڑوں احمدیوں نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی اور سجدہ تشکر ادا کیا

خلافت خامسہ کے بابرکت دور کے دوسرے اور جماعت احمدیہ برطانیہ کے 38 ویں جلسہ سالانہ منعقدہ مورخہ 30`31 جولائی و یکم اگست 2004ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ کے موقع پر بارہویں عالمی بیعت کے ذریعہ تاریخ روحانیت میں ایک ایمان افروز اور روح پرور واقعہ رونما ہوا۔ جلسہ کے تیسرے اور آخری روز پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 5:00 بجے اکناف عالم کے تمام احمدی اپنے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں عالمی بیعت کے لئے جمع ہوئے۔ اور 3 لاکھ سے زائد نومبائعین بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل 25 ہزار احمدی احباب نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں موجود کروڑہا احمدیوں نے عالمی روحانی چینل احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ اپنے آقا کے پیچھے تجدید بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی بیعت کے لئے جب مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو آپ نے حضرت مسیح موعود کا مبارک اور تاریخی کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ میں رونق افروز ہوئے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ امسال اب تک 3 لاکھ 4 ہزار 910 بیعتیں حاصل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ثبات قدم عطا فرمائے اور 101 ممالک میں سے 231 قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ الحمدللہ۔ اس کے بعد بیعت کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ حضور انور کے ہاتھ پر مختلف علاقوں کے نمائندگان نے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ پیدا کیا اور پھر جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی و جسمانی تعلق بنایا۔ حضور انور نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرائے جبکہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کے لئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دہرانے کا انتظام موجود تھا۔

عالمی بیعت کے اس وجد آفریں منظر کے بعد کل عالم کے احمدیوں نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سجدہ تشکر ادا کیا۔ اس طرح سارا جہانِ احمدیت خدا کے حضور جھک گیا اور احباب جماعت نے اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سالوں میں کروڑوں سعید روحوں کو جماعت احمدیہ میں شامل کر کے کئے ہیں۔ سجدۂ تشکر کے ساتھ بارہویں عالمی بیعت کا یہ روح پرور نظارہ اختتام کو پہنچا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عالمی بیعت کا یہ روحانی سلسلہ جاری فرمایا تھا اور پہلی عالمی بیعت 1993ء میں ہوئی تھی جس میں دو لاکھ سے زائد سعید روحیں سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ پھر یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا اور دنیا بھر سے مختلف اقوام فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہوتی چلی گئیں۔ ان بارہ سالوں میں خدا کے فضل سے تقریباً 17 کروڑ نئے احمدی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

(نمائندہ الفضل ربوہ)

اعداد و شمار کے آئینہ میں

عالمی بیعت کی بارہ تاریخ ساز تقاریب

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے عالمی بیعت کا یہ عظیم سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔ گزشتہ بارہ سالوں میں احمدیت کی آغوش میں آنے والے افراد کی تعداد 16 کروڑ 60 لاکھ 72 ہزار 918 ہو گئی ہے۔ بارہ برسوں کا تفصیلی گوشوارہ درج ذیل ہے۔

سال	بیعتیں
2004ء	3,04,910
2003ء	8,92,403
2002ء	2,06,54,000
2001ء	8,10,06,721
2000ء	4,13,08,975
1999ء	1,08,20,226
1998ء	50,04,591
1997ء	30,04,585
1996ء	16,02,721
1995ء	8,47,725
1994ء	4,21,753
1993ء	2,04,308
میزان	16,60,72,918

خدا کرے کہ دنیا بھر کی سعید روحیں ایمان اور استقامت کی دولت سے مالا مال ہوتی چلی جائیں۔ روزنامہ الفضل بارہویں عالمی بیعت کے موقع پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مشعل راہ

کئی راتیں

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں:۔

میری کئی راتیں ایسی گزری ہیں کہ میں نے رات کوعشاء کے بعد کام شروع کیا اور صبح کی .... ہوگئی۔تم یہ کیوں نہیں کر سکتے۔اب بھی میرا یہ حال ہے کہ میری اس قدر عمر ہوگئی ہے۔ چلنے پھرنے سے میں محروم ہوں۔نماز کے لئے (بیت الذکر) میں بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن چار پائی پر لیٹ کر بھی میں گھنٹوں کام کرتا ہوں۔ پچھلے دنوں جب فسادات ہوئے میں ان دنوں کمزور بھی تھا اور بیمار بھی۔لیکن پھر بھی رات کے دو دو تین تین بجے تک روزانہ کام کرتا تھا۔6ماہ کے قریب یہ کام رہا۔جولوگ ان دنوں کام کر رہے تھے وہ جانتے تھے کہ کوئی رات ہی ایسی آتی تھی۔جب میں چند گھنٹے سوتا تھا۔اکثر رات جاگتے جاگتے کٹ جاتی تھی۔نوجوانوں کے اندر تو کام کرنے کی امنگ ہونی چاہئے۔ (مشعل راہ ص 795)

بغداد کی تباہی

سیدنا حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں:۔

''چند دن ہوئے مجھے ملتان سے ایک دوست کا خط آیا کہ احمدی نوجوانوں میں سینما دیکھنے کا رواج پھر بڑھتا چلا جاتا ہے۔اس لئے ضرورت ہے کہ اس کی روک تھام کی جائے مجھے اس پر تعجب آتا ہے کہ یہ نوجوان اتنے جاہل کیوں ہو گئے کہ انہیں اپنی تاریخ کا بھی پتہ نہیں۔ اگر وہ پڑھے لکھے ہوتے اور انہیں اپنی تاریخ سے ذرا بھی واقفیت ہوتی تو انہیں معلوم ہوتا کہ بغداد بھی گانے بجانے سے تباہ ہوا ہے۔''

(الفضل 14ستمبر 1958ء)

تری یاد کا روشن ہوا دیپ

گوشۂ آنکھ میں جو اشک ابھر آیا ہے
قریۂ جاں کی حدوں سے وہ گزر آیا ہے

پھر خیالوں میں تری یاد کا روشن ہوا دیپ
دل میں اک چہرۂ پر نور اتر آیا ہے

پہلے جو دردِ جدائی تھا مرے دل کا مکیں
اب وہی درد مری روح میں در آیا ہے

ان کو آنا تھا نہ آئے چمن افسردہ رہا
موسم زرد ہر اک شے پہ اتر آیا ہے

پیارے مہدی کی خلافت کا چمکتا ہوا چاند
اب کے مسرور کی صورت میں نظر آیا ہے

خوش نصیبی ہی فقط اس کا مقدر ٹھہری
جس کے حصے میں اطاعت کا ثمر آیا ہے

ل کے سب غم کسی پردے میں چھپے جاتے ہیں
ب سے اک چہرۂ مسرور نظر آیا ہے

ایم ٹی اے کے لئے ہر آن دعا جس کے طفیل
میرے آنگن میں وہ مہتاب اتر آیا ہے

روز محشر وہی رحمت کی ردا پائے گا
عمر کر کے جو اطاعت میں بسر آیا ہے

امۃ الحیٔ بخاری

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بچپن کے خودنوشت حالات

حضرت مصلح موعود کی تعلیم و تربیت کے غیر معمولی انداز، تعلیم، کھیل اور روزمرہ کے معمولات

(قسط دوم آخر)

یونیورسٹی میں اول

احمدیہ سکول کی آخری کلاس میں مولوی فاضل (انگریزی میں آنرزان عربک کہا جاتا تھا) تھی۔ جو یونیورسٹی کا امتحان ہوتا تھا۔ میں اس امتحان میں یونیورسٹی میں اول نمبر پر آیا تھا۔ نتیجہ کے اعلان سے قبل ہی اباجان پالم پور پہاڑ پر تشریف لے گئے تھے۔ ابا جان نے ایک کارکن کو ہدایت دی ہوئی تھی کہ نتیجہ کا اعلان ہوتے ہی اس کی اطلاع آپ کو دی جائے۔ میرے یونیورسٹی میں اول آنے پر آپ بہت خوش تھے۔ اس خوشی میں آپ نے فیصلہ کیا کہ اگلے دن ایک پکنک کی جائے جو پالم پور سے چند میل کے فاصلے پر دیان کنڈ جو پہاڑ کی چوٹی ہے وہاں کی جائے گی اور میری طرف سے جملہ عملہ اور جو بھی مہمان آئے ہوئے ہوں دعوت میں شریک ہوں گے۔ میں تو عشاء کی نماز کے بعد سو گیا تھا۔ صبح کے وقت میری امی جان نے مجھے بتایا کہ تمہارے ابا تقریباً ساری رات ہی پکنک کے لئے کھانے پکوانے اور نگرانی میں لگے رہے ہیں اور ایک میٹھا کھانا خود بھی پکایا ہے۔ مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی اور میں نے عہد کیا کہ ایسے باپ کی مرضی کے خلاف میں کبھی کوئی حرکت نہ کروں گا۔ اس پکنک کی ایک اور بات بھی قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوگی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد ظہر اور عصر کی نمازوں سے فارغ ہوکر ابا جان نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس خوشی میں ایک مشاعرہ بھی منعقد کیا جائے گا جس میں ہر فرد۔ پرائیویٹ سیکرٹری کا عملہ۔ پہریدار وغیرہ سب شریک ہوں گے۔ اور اپنی اپنی نظمیں سنائیں گے۔ اور فرمایا میں بھی شریک ہوں گا اور جس کی نظم سب سے اچھی ہوگی اس کو میں انعام دوں گا۔ اس کے لئے دو جج مقرر فرمائے۔ ایک جج عبدالرحیم درد صاحب اور دوسرے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ ابا جان نے وضاحت کر دی کہ انعامی مقابلہ میں مجھے شامل نہ کیا جائے۔ سب ہی نے اپنی اپنی نظم سنائی۔ قافلہ کے افراد میں ایک پٹھان عبدالاحد خان صاحب جو افغانستان کے رہنے والے تھے احمدیت قبول کرنے کے بعد قادیان آ گئے تھے اور ابا جان کے پہریداروں میں سے تھے ابا جان کے فدائی، جان نثار اور بے حد پیار کرنے والے تھے۔ جب کبھی ابا جان ان کا نام لے کر بلاتے ان کا جواب ہمیشہ ”قربانت شوم“ ہوتا تھا۔ انہوں نے معذرت کی میں تو اردو بھی ٹھیک بول نہیں سکتا۔ شعر کیسے کہہ سکتا ہوں۔ ابا جان کے اصرار پر کہ آج کوئی استثناء نہیں ہوگا اس پر انہوں نے یہ شعر کہے:۔

”ڈپٹی کمشنر قد آور چاہئے اور حضرت کا غلام در چاہئے
کس نے پہنایا ہے اس کو کوٹ پتلون۔ اس کو تو پالان خر چاہئے“

ججوں کا فیصلہ خان صاحب کے حق میں تھا۔ چنانچہ ان کو ابا جان نے نقدی کی صورت میں انعام دیا (یہ بھی لکھ دوں کہ ان دنوں ڈپٹی کمشنر بہت چھوٹے قد کا اور موٹا انگریز تھا)۔

گرمیوں کے موسم میں آپ دو تین ماہ کے لئے پہاڑ پر ضرور جاتے۔ سیر و سیاحت کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ گرمی میں اتنا کام نہیں کیا جا سکتا۔ جتنا ٹھنڈے مقام پر۔ لکھتے لکھتے ایک واقعہ یاد آ گیا۔ ایک مربی جن کو ملک سے باہر بھجوانا تھا روانگی سے قبل ہدایات لینے کے لئے ڈلہوزی آئے۔ ان کو رخصت کرنے کے لئے ابا جان بسوں کے اڈے تک تشریف لائے۔ دعا سے قبل ابا جان کی نظر اس وقت کے ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے ایک قریبی عزیز پر پڑی جو شیو کئے ہوئے تھے اور امام وقت کی موجودگی میں ہنسی مذاق میں معروف تھے۔ آپ نے ان ناظر صاحب کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ تعلیم و تربیت کیا صرف دوسروں کے لئے ہے؟

کھیلوں میں دلچسپی

ابا جان نے مجھے کسی کھیل سے بھی منع نہیں فرمایا۔ قادیان میں ہاکی۔ کرکٹ۔ والی بال کھیلے جاتے تھے۔ کرکٹ تو عموماً صرف جمعہ کے دن یا جمعہ کے علاوہ چھٹی کے دن کھیلی جاتی تھی۔ کرکٹ کے لئے ہائی سکول۔ احمدیہ سکول کی مشترکہ ٹیم تھی اور دوسری ٹیم دونوں سکولوں کے علاوہ جو بھی کرکٹ کھیلنا جانتے تھے ان کی ہوتی تھی۔ بڑوں کی ٹیم کے کپتان ذوالفقار علی خان صاحب تھے (ذوالفقار علی خان صاحب تحریک آزادی کے مشہور لیڈر زعلی برادران کے بڑے بھائی تھے) خان صاحب نے علی گڑھ یونیورسٹی میں تعلیم مکمل کی تھی اور یونیورسٹی کی کرکٹ ٹیم کے کیپٹن بھی رہے تھے (ٹکسالی اردو بولنے والے بزرگ جو احمدیت قبول کرنے کے بعد قادیان میں مستقل رہائش رکھتے تھے اور صدر انجمن احمدیہ میں ناظر تھے) باوجود عمر کے فاصلہ کے آپ خاندان حضرت مسیح موعود کے بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اور بے تکلف تھے۔ اس لئے ہم بھی کرکٹ کے میچ کے درمیان بعض دفعہ خان صاحب سے مذاق کر لیتے تھے۔ جب بھی خان صاحب آؤٹ ہوتے ہم مذاق کرتے کہ خان صاحب آپ تو اتنے اچھے کھلاڑی ہیں آپ کیسے آؤٹ ہو گئے۔ خان صاحب کا ہمیشہ یہ جواب ہوتا تھا کہ ”میاں گیند پچک گئی اس لئے آؤٹ ہوا“

برسات کے موسم میں اور سردیوں کے دنوں میں بھی کبھی بارش ہو جاتی تو فٹ بال، کرکٹ، ہاکی اور والی بال وغیرہ تو نہیں کھیل سکتے تھے۔ مگر عصر کے بعد نوجوانوں کے لئے مختلف کھیل کھیلنا لازمی تھا۔ مثلاً کبڈی۔ میرو ڈبہ وغیرہ عصر کی نماز کے بعد سے مغرب کی نماز تک بہر حال کسی نہ کسی کھیل میں نوجوانوں کو مصروف رکھا جاتا۔ اس طرح نوجوانوں میں آوارگی کا رجحان بالکل نہ تھا۔

حضرت ابا جان نے احمدی نوجوانوں کی جسمانی نشوونما کے لئے ایک احمدیہ ٹورنامنٹ کا انعقاد بھی فرمایا تھا۔ جو تین روز کیلئے ہوتا تھا۔ احمدیہ سکول اور ہائی سکول کی ٹیموں کے درمیان میچ ہوتے تھے۔ احمدیہ سکول کی ہاکی ٹیم کا میں کپتان تھا۔ ان کھیلوں میں ہاکی، فٹ بال، والی بال، رسہ کشی اور دوڑیں شامل تھیں۔ آپ خود بھی میچ دیکھنے تشریف لاتے۔ اس طرح دونوں ٹیموں میں مقابلہ بڑے جوش سے ہوتا۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر انعامات بھی آپ خود تقسیم فرماتے۔ کھیلوں کے مقابلوں کے علاوہ گرمیوں میں نہر کا ٹرپ بھی ہوتا۔ مجھے بھی آپ نے خود تیرنا سکھایا۔ نہر پر تیراکی کے مقابلے ہوتے۔ جن میں خود بھی شریک ہوتے۔ ایک مرتبہ آپ نے اعلان فرمایا کہ آج مقابلہ ہوگا کہ کون سب سے دور تک نہر میں بغیر زمین پر پیر لگائے تیرے گا۔ ایک سو کے قریب نوجوان اور بڑے بھی مقابلہ میں نہر میں اُترے جو شامل نہ ہوئے تھے وہ کنارے کنارے ساتھ چلتے جا رہے تھے۔ جو تھک جاتے تھے نہر سے باہر آ جاتے تھے۔ مگر ابا جان لگاتار تیرے جا رہے تھے۔ آپ جب نہر سے باہر نکلے ہیں۔ تو صرف آپ ہی تھے۔ جو تقریباً ایک میل تک بغیر زمین پر پاؤں لگائے تیرتے رہے تھے۔ ان کھیلوں کا مقصد دراصل جماعت کے نوجوانوں کی جسمانی قوت کو مضبوط کرنا تھا تا وہ بڑے ہو کر ہر قسم کی سختی برداشت کرنے کے قابل ہوں جسمانی قوت اور دینی قوت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

ایک دلچسپ واقعہ

ایک روز آپ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ ہاکی کے ایک میچ کا انتظام کرو۔ ایک ٹیم مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے بہترین کھلاڑیوں پر مشتمل ہو اور دوسری طرف مغل کھلاڑیوں پر۔ حکم کی تعمیل تو کرنی ہی تھی۔ مگر مجھے گیارہ ہاکی کھیل سکنے والے مغل نوجوان نظر نہیں آتے تھے۔ ہم چار پانچ ایسے تھے جو ہاکی اچھی کھیل سکتے تھے۔ باقی صرف خانہ پری تھی۔ میچ دیکھنے کے لئے ابا جان خود تشریف لائے۔ گراؤنڈ کے ایک طرف دونوں سکولوں کے طلباء اپنی ٹیم کو شاباش دینے کے لئے موجود تھے اور ہماری طرف ہمارے خاندان کے بزرگ اور دیگر احمدی دوست۔ میچ شروع ہوا۔ پہلے ہاف میں ہم تین گول سے ہار رہے تھے میں مغل ٹیم کا کپتان تھا۔ اس وقفہ میں میں نے اپنے عزیزوں سے کہا کہ مجھے تو بڑی شرم آ رہی ہے۔ اب یوں کرتے ہیں کہ فارورڈ اور بیک دونوں پوزیشنیں ہم چار پانچ سنبھال لیتے ہیں۔ چنانچہ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ہم نے دوسرے ہاف میں چار گول کر دیئے۔ اس طرح ہم ایک گول سے جیت گئے۔ یہاں یہ ذکر بھی کر دوں کہ دونوں سکولوں کے طلباء اپنی ٹیم کو شاباش اور نعرے لگانے میں پورا زور صرف کر رہے تھے۔ اس وقت عجیب نظارہ تھا کہ امام جماعت بیٹھے ہیں ان کے سامنے دوسری ٹیم کے حمایتی شور مچا رہے ہیں مگر ابا جان، خاندان کے افراد اور دیگر دوستوں نے برا نہیں منایا۔ کھیل کھیل ہی تھی۔

ہاکی ٹیم کے کپتان

قادیان کی ہاکی ٹیم پنجاب کی بہترین ٹیم سمجھی جاتی تھی ایک مرتبہ ہاکی کی ٹیم ملک کے مختلف شہروں میں ہاکی میچ کھیلنے کے لئے تجویز کی گئی۔ اس کا بھی میں کیپٹن تھا۔ پہلا میچ خالصہ کالج امرتسر کی ٹیم سے تھا۔ اس کے بعد متعدد شہروں میں جہاں ہاکی کی اچھی ٹیمیں تھیں میچ کھیلنے کا موقع ملا۔ ہم نے سوائے لدھیانہ کے سب میچ جیتے، میچ انگریزی فوج کے ٹریننگ سنٹر میں تھا۔ سارے انسٹرکٹر انگریز تھے۔ افسر اعلیٰ بھی انگریز جنرل تھا ان دنوں اس جگہ ”دھیان چند“ نامی ایک فوجی ہندوستان کا ہاکی کا بہترین کھلاڑی تھا۔ کہتے ہیں کہ دھیان چند سے بہتر کھلاڑی کبھی پیدا نہیں ہوا یہاں ہم

پانچ گول سے ہارے۔ سب انگریز افسران میچ دیکھنے گراؤنڈ میں موجود تھے ان کے جنرل کمانڈنگ آفیسر نے مجھ سے خواہش کی کہ آپ ایک رات یہاں ٹھہر جائیں۔ اگلے دن پھر ایک میچ ہو جائے۔ آپ کی ٹیم جیسی اعلیٰ ہاکی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ کی ٹیم کو کھیلتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ ہمارا یہ ٹور امرتسر سے شروع اور آخری میچ ہمارا علی گڑھ یونیورسٹی سے تھا۔ جیسا کہ لکھ چکا ہوں ایک میچ کے سوا ہم نے سب میچ جیتے۔ ہندوستان کے سب انگریزی اخباروں میں ہماری ٹیم کی تعریف لکھی گئی۔ ہندوستان کے اکثر اخباروں نے جلی سرخیوں میں ہماری ٹیم کی تعریف کے ساتھ یہ بھی لکھا کہ یہ عجیب لوگ ہیں دن میں ہاکی کے میچ کھیلتے ہیں اور رات کو جلسے کر کے دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ (سب اخباروں کے کٹنگ میں نے رکھے ہوئے تھے جو تقسیم ملک کے وقت قادیان میں رہ گئے)

یہ ہے تمہارا ریکٹ

قادیان کے قریب ایک گاؤں جس کا نام ''نواں پنڈ'' تھا۔ ہماری جدی جائیداد میں سے تھا۔ ابا جان نے وہاں ٹینس کورٹ بنوایا ہوا تھا۔ عصر کے بعد وہاں ٹینس کھیلنے جاتے اور مجھے ساتھ لے کر جاتے تھے کبھی بھی ناغہ نہیں ہوا۔ پندرہ بیس منٹ کے لئے مجھے ریکٹ دے دیتے کہ اب تم کھیلو جس ریکٹ سے آپ کھیلتے تھے وہ انگلستان کا بنا ہوا ''ڈوھرٹی ریکٹ'' تھا۔ جو اس زمانہ میں سب سے اچھا سمجھا جاتا تھا۔ انہی دنوں ابا جان نے ایک ڈوھرٹی ریکٹ لاہور سے منگوا کر میرے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد صاحب کو دیا (میرے بھائی ابا جان کے ساتھ کبھی ٹینس کھیلنے کے لئے نہیں گئے تھے۔ آگے پیچھے چلے جاتے ہوں گے) مجھے جب اس کا علم ہوا تو میں نے ایک ملازمہ کے ہاتھ ابا جان کو خط لکھ کر بھجوایا کہ آپ نے بھائی کو ریکٹ منگوا کر دیا ہے مجھے نہیں دیا۔ مجھے حدیث یاد ہے جس میں ذکر ہے کہ کسی صحابیؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے اپنے بڑے بیٹے کو گھوڑا لے کر دیا ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے استفسار فرمایا کہ دوسرے بیٹے کو بھی دیا ہے؟ صحابیؓ کے جواب دینے پر کہ صرف بڑے کو دیا ہے یہ سن کر آپ ﷺ نے اس صحابیؓ کو فرمایا کہ یا تو دوسرے بیٹے کو بھی خرید کر دو یا جس کو دیا ہے اس سے بھی گھوڑا واپس لے لو۔ یہ نا انصافی ہے۔ ملازمہ واپس آئی تو میں نے پوچھا کہ ابا جان نے کیا جواب دیا ہے۔ وہ کہنے لگی کہ آپ نے خط پڑھ کر رکھ لیا ہے کہا کچھ نہیں۔ اگلے ہی دن آپ دفتر سے گھر واپس آ رہے تھے اور ہاتھ میں ایک ڈوھرٹی ریکٹ پکڑا ہوا تھا۔ میرے پاس آ کر مجھے ریکٹ دے کر کہا کہ لو یہ ہے تمہارا ریکٹ۔ میں نے لاہور آدمی بھجوا کر تمہارے لئے منگوایا ہے۔ کیا شان تھی میرے اس محسن باپ کی۔

جماعتی اموال کی حفاظت

گرمیوں کے موسم میں زیادہ تر ڈلہوزی پہاڑ پر جاتے تھے۔ ڈلہوزی میں ایک چھاؤنی بھی تھی جو انگریز فوجیوں کے لئے تھی۔ ایک مرتبہ ایک انگریز جنرل نے پرائیویٹ سیکرٹری کے نام خط بھجوایا کہ میں امام جماعت سے ملنا چاہتا ہوں اگر وہ منظور کریں تو مجھے دن اور وقت سے مطلع کر دیں تا میں وقت پر پہنچ جاؤں۔ ابا جان نے پرائیویٹ سیکرٹری کو ہدایت دے دی کہ ان کو لکھ دیا جائے کہ فلاں دن شام کی چائے میری ساتھ پئیں۔ چائے کے لئے جو کھانے کا سامان تھا وہ ڈلہوزی کے ایک یورپین ہوٹل سے منگوایا تھا۔ اس میں سے کافی بچ گیا۔ پرائیویٹ سیکرٹری نے وہ ابا جان کو بھجوا دیا جو ابا جان نے اسی کارکن کے ہاتھ واپس بھجوا دیا۔ اور مجھے بلا کر فرمایا کہ پرائیویٹ سیکرٹری کو بلا لاؤ، پرائیویٹ سیکرٹری کو بلا کر ڈانٹا اور کہا کہ یہ جماعت کے روپیہ سے منگوایا گیا تھا آپ کو کیسے جرأت ہوئی مجھے بھجوانے کی۔ جماعت کے روپیہ سے خریدا گیا سامان اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے میں جائز نہیں سمجھتا یہ کارکنوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس واقعہ سے مجھے بھی سمجھا دیا کہ جماعت کے اموال کی حفاظت کرنی ہے اس طرف نظر بھی نہیں کرنی۔

تربیت کی طرف توجہ

مختلف اوقات میں آپ نے میری تربیت کے لئے جو ارشادات فرمائے۔ ان میں غریبوں کی عزت، ان سے ہمدردی، حسب توفیق ان کی مدد، یتامیٰ سے برابری کا سلوک، جھوٹ سے پرہیز نیز یہ بھی فرمایا کہ غریب انسان بھی اگر تمہیں ملنے کے لئے آئے تو اس کو کھڑے ہو کر ملنا ہے۔ ہر ایک کو خواہ اس کو جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کہنے میں پہل کرنے کی کوشش کرتے رہنا۔ یہ آپس میں پیار و محبت کا بہت مؤثر ذریعہ ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے ہم تین چار بھائی بہن جو شعور کی عمر کو پہنچ چکے تھے کو عشاء کی نماز کے بعد آپ کے پاس آنے کا حکم دیا اور ہمیں ایک کہانی سنانی شروع کی جو کئی ماہ تک جاری رہی۔ کہانی کا لفظ تو دراصل بچوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے تھا۔ دراصل یہ کہانی کلیتہً تربیتی پہلو لئے ہوئے تھی۔ بچوں کی توجہ کے لئے آپ کا دینی تعلیم کے مختلف اخلاقی و تربیتی پہلوؤں کو کہانی کا رنگ دینا ہماری دلچسپی قائم رکھنے کے لئے تھا۔ جس سے دینی تعلیم کے مختلف پہلو ایسے اجاگر ہوئے جو اس عمر میں کتابیں پڑھنے سے نہ ہو سکتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے ہدایت فرمائی کہ اب میں عشاء کی نماز کے بعد درس دوں گا۔ تم سب بغیر ناغہ کے شامل ہو گے بہت تفصیل کے ساتھ ہمیں اس طرف متوجہ کیا جن میں حسن سلوک، ادب آداب، یتامیٰ کی خبر گیری، غریبوں کی خدمت، ماں باپ کی اطاعت، سچ بولنا، دیانت و امانت کی حفاظت، چغل خوری اور غیبت سے پرہیز، بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اخوت، مہمان نوازی، ہمسایہ کے حقوق، تیمارداری،

باقی صفحہ 7 پر

مخدوم مجیب احمد طاہر صاحب

بے ہودہ رسم و رواج سے اجتناب

اللہ تعالیٰ کی آخری اور جامع و اکمل کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ہمارے لئے ہر قسم کی ہدایت اور راہنمائی کا سامان موجود ہے۔ آجکل ہمارا معاشرہ جس بدحالی اور بے راہ روی سے دوچار ہے اور ہر شخص (تمام وسائل میسر ہونے کے باوجود) سکون کا متلاشی دکھائی دیتا ہے تو اس کی بڑی وجہ قرآنی تعلیم سے دوری کا نتیجہ ہے۔ جس کے باعث معاشرے میں بیہودہ اور فضول رسومات پیدا ہو گئیں اور انہیں ہم نے نمود و نمائش اور محض دکھاوے کی خاطر اپنے اوپر مسلط کر رکھا ہے۔ جبکہ دینی تعلیم ہمیں لغو رسومات اور فضول خرچی سے پاک ایک صاف ستھرے دینی معاشرے کے قیام کی طرف توجہ دلاتی ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن لغو کاموں سے اعراض کرتے ہیں اور جب وہ خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''اور ان کے (رسوم کے) بوجھ جو ان پر لادے ہوئے تھے اور (بدعات) کے طوق ان کے گلے میں ڈالے ہوئے تھے وہ (نبیؐ) ان سے دور کرتا ہے''۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، ''جو چیز بری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال ہے۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ وہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بری اور گندی چیزیں ملائی جائیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا''۔ (ملفوظات جلد پنجم، ص355)

حضرت مسیح موعود اپنی شرائط بیعت میں ایک شرط یہ تحریر فرماتے ہیں (بیعت کنندہ) ''اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا''۔

حضرت مصلح موعود نے بھی متعدد مواقع پر بدرسومات سے بچنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت ﷺ نے زمانہ مسیح موعود کی جو علامات بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ اس وقت فحش کثرت سے پھیل جائے گا بلکہ فحش کثرت سے پھیل جائے گا۔ لوگ فحش پر ناز کریں گے۔ علاوہ بڑی بدکاری کے ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین تہذیب نے ایسا رنگ اختیار کر لیا ہے کہ ...... نے جن امور کو فحش قرار دیا ہے وہ اس کی سوسائٹی کے نزدیک تہذیب کا جزو بن گیا ہے۔ مثلاً غیر عورتوں کی کمروں میں ہاتھ ڈال کر ناچنا...... وغیرہ وغیرہ۔ اس زمانہ سے پہلے ان باتوں کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا نہ عرب میں، نہ کسی اور ملک میں۔ ہندوستان باوجود سب آثار شرک کے اس فحش سے پاک تھا...... پہلے زمانے میں بھی ناچ اور تماشے ہوتے تھے۔ لیکن یہ کوئی تسلیم کرنے کو تیار نہ تھا کہ شریف اور تمدن کی جڑ کہلانے والے خاندانوں کی بہو بیٹیاں اس فعل کو اپنا شغل بنائیں گی اور یہ بات موجب فخر ہو گی۔ اور عورت کی شرافت میں کچھ نقص پیدا نہ ہونے دے گی۔''

(انوار العلوم جلد 7، ص406)

بے جا اور فضول خرچی سے روکنے کے لئے حضرت مصلح موعود احباب جماعت کو تلقین فرماتے ہیں:۔

''تحریک جدید کے...... مطالبات کا مقصد محض یہ تھا کہ جماعت اپنے حالات کے مطابق خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہے۔ اسی طرح امراء اور غرباء میں جو تفاوت پایا جاتا ہے وہ روز بروز کم ہوتا جائے۔''

(مطالبات تحریک جدید، ص174)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد ہے:۔

''احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لغو امور کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اگر ایسی شادیاں ہو رہی ہوں جہاں بے حیائی ہو رہی ہو اور بعض دفعہ تو یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اس بہانے کہ صرف گھر کے لوگ ہیں خود دولہا میاں نے بھی بیوی کے ساتھ مل کر ڈانس کیا ہے۔ یہ شاذ کے طور پر واقعات ہیں لیکن نہایت ہی خطرناک دروازے کھولے جا رہے ہیں۔ اگر یہ دروازے بند نہ ہوئے اور آئندہ یہ باتیں رواج پا گئیں تو جنہوں نے یہ دروازے کھولے ہیں ان پر آنے والی نسلوں کی بھی لعنتیں پڑیں گی اور وہ خدا کے نزدیک ذمہ دار قرار دیئے جائیں گے۔ یہ کوئی بہانہ نہیں کہ اور کوئی نہیں ہم ہی ہیں۔ اصل میں یہ باتیں اس بات کی مظہر ہیں کہ دل میں غیر اللہ کا رعب آ چکا ہے......

اگر رسمیں بیہودہ ہیں اور وہ دجالی ہیں تو آپ چاہے سب کے سامنے کریں چاہے چھپ کے کریں۔ ان کی دجالیت تو ضرور اپنا زہر ظاہر کرے گی اور آپ کی روحانیت کو ضرور مارے گی۔''

(خطبہ جمعہ، 12 نومبر 1993ء)

شادی کے مواقع پر بیہودہ رسم و رواج کی طرف حضرت مصلح موعود متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''شادی کے موقع پر مہندی اور اس سے متعلقہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک غیر...... ہیں۔''

''دولہا سے بھی غیر محرم مستورات پردہ کریں اور اس سے ہنسی مذاق نہ کریں۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان ارشادات پر عمل کر کے ایک صاف ستھرے دینی معاشرے کو قائم کرنے والے افراد میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ (آمین)

ماخوذ

سی آئی اے کے بعض آپریشنز

جون 1942ء۔ جرمنی

صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ نے دوسری جنگ عظیم کے دوران ''آفس آف سٹریٹیجک سٹڈیز'' او ایس ایس کے ڈیڑھ ہزار ایجنٹوں کو یورپی ممالک میں داخل کیا گیا جنہوں نے وہاں جاکر جرمنی کے خلاف مزاحمتی گروپوں کو منظم کیا جنگ کے بعد اس ادارے کو ختم کردیا گیا۔

اگست 1953ء۔ ایران

سی آئی اے نے ایران میں تعینات اپنے افسروں کے ذریعے قوم پرست ایرانی وزیراعظم محمد مصدق کا تختہ الٹ دیا۔ اس منصوبے کو ''آپریشن آجکس'' کا نام دیا گیا تھا۔ مصدق کو ہٹا کر محمد رضا شاہ پہلوی کی بادشاہت بحال کردی گئی۔ یہ بات زیادہ دیر دنیا کی نظروں سے اوجھل نہ رہ سکی اور سی آئی اے کا کردار ظاہر ہوگیا۔

جون 1954ء۔ گوئٹے مالا

سی آئی اے نے گوئٹے مالا کے روس نواز صدر جیکو بو آربینز گزمان کی حکومت کا تختہ الٹنے کیلئے سازش تیار کی جسے عملی جامہ پہنانے کے لئے کرنل کارلوس کاسٹیلو آرمس کو استعمال کیا گیا۔

1958ء۔ انڈونیشیا

انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کے خلاف بغاوت منظم کی گئی لیکن باغیوں کو ناکامی ہوئی۔ انڈونیشیا کی فوج نے امریکہ کے لئے جاسوسی کرنے والے ایک پائلٹ کا طیارہ مار گرایا جبکہ پائلٹ کو گرفتار کرلیا گیا جس کے قبضے سے سازش کے منصوبے کی دستاویزات برآمد کرلی گئیں جو سی آئی اے کی تیار کردہ تھیں۔

17 اپریل 1961ء۔ کیوبا

سی آئی اے نے کیوبا کے 1400 غداروں کو تربیت دے کر کیوبا کے ساحلی علاقے ''بے آف پگز'' پر اتارا تاکہ حکومت کا تختہ الٹا جاسکے لیکن کیوبا کی فوج نے اس حملے کو آسانی سے ناکام بنا کر حملہ آوروں کو گرفتار کرلیا۔ اس واقعہ کے سات ماہ بعد اس وقت امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی نے ''آپریشن مینگوز'' کی منظوری دی جس کے تحت کیوبا میں بڑے پیمانے پر دہشت گردی اور اہم تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ سی آئی اے نے کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو کے قتل کے کئی منصوبے بھی تیار کئے جن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عالمی ''مافیا'' کی خدمات بھی حاصل کی گئیں لیکن کامیابی نہ ہوسکی۔

30 مئی 1961ء۔ ڈومینکا

ڈومینکا کی حکومت کے مخالفین کو سی آئی اے نے اسلحہ اور رقم دے کر صدر رافیل ٹروجیلو کو قتل کروادیا۔

1962ء۔ ویت نام

صدر کینیڈی نے ویت نام کے خلاف تمام کارروائیوں کی ذمہ داری سی آئی اے کو سونپ دی۔ سی آئی اے نے ویت نام کے ہمسایہ ملک لاؤس میں کیمپ لگا کر میو قبائل اور تھائی لینڈ کے باشندوں پر مشتمل 47 ہزار سپاہیوں کی فوج تیار کی جسے ویت نام کے خلاف استعمال کیا گیا۔

11 ستمبر 1973ء۔ چلی

چلی کے جنرل آگسٹو پنوشے نے سوشلسٹ منتخب صدر سلواڈور ایلینڈے کو معزول کردیا۔ صدر ایلینڈے نے اس واقعہ سے دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کرلی۔ سی آئی اے ایلینڈے کے خلاف 1970ء میں بغاوت کرواچکی تھی جو ناکام رہی۔ امریکہ نے فوراً پنوشے کی حمایت شروع کر دی لیکن یہ بھی کہہ دیا کہ امریکہ سازش میں شریک نہیں۔

جنوری 1980ء۔ افغانستان

سی آئی اے نے افغانستان پر روسی حملے کے خلاف بے بہا پیسہ اور ہتھیار افغان مجاہدین کو فراہم کرنا شروع کردیے۔ اس سلسلے میں پاکستان کی انٹیلی جنس نے کلیدی کردار ادا کیا۔ امریکی ایما پر سعودی عرب نے بھی رضاکاروں اور پیسے سے مجاہدین کی مدد کی۔

1981ء۔ نکاراگوا

امریکی صدر رونالڈ ریگن نے ''بل کیسی'' کو سی آئی اے کا ڈائریکٹر مقرر کیا۔ ''کیسی'' نے دوسرے ملکوں میں عملی کارروائیوں کو ایک مرتبہ پھر منظم کیا اور انگولا، کمبوڈیا اور ایلسلواڈور میں اہم آپریشنز کئے گئے۔ اس سلسلے میں نکاراگوا کے باغیوں کو فنڈز، اسلحہ اور تربیت کی فراہمی سب سے بڑا آپریشن تھا۔

1995ء۔ عراق

سی آئی اے نے صدام حسین کے خلاف شمالی عراق کے کرد باغیوں کی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا۔

1998ء۔ افریقہ

افریقہ میں امریکی سفارتخانوں میں بم دھماکوں کے بعد سی آئی اے نے القاعدہ کے خلاف ایک ہنگامی مہم کا آغاز کیا۔ افغانستان میں اپنے رابطوں کو از سر نو بحال کیا گیا۔ سی آئی اے کے ایجنٹوں نے شمالی اتحاد کے لیڈروں سے مل کر قبائلیوں کے جتھے تیار کئے اور اسامہ بن لادن کی گرفتاری کی مہم کا آغاز کیا۔

2001ء۔ افغانستان

گیارہ ستمبر کو امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کے بعد اسامہ بن لادن کو اس کا ذمہ دار قرار ٹھہرایا گیا۔ امریکہ نے اسامہ کو پناہ دینے کے جرم میں افغانستان کی طالبان حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اپنی مرضی کی حکومت قائم کرلی۔ اس کے باوجود سی آئی اے ابھی تک اسامہ اور القاعدہ کے پیچھے ہے۔ امریکیوں کا کہنا ہے کہ وہ القاعدہ کو جڑوں سے ختم کرکے دم لیں گے۔ اسامہ بن لادن کے بارے میں متضاد اطلاعات ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ افغانستان پر بمباری سے ہلاک ہوگیا ہے جبکہ سی آئی اے اس پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ (سنڈے ایکسپریس، 9 فروری 2003ء)

2003ء۔ عراق

امریکہ نے کیمیائی ہتھیاروں کا عذر بنا کر عراق پر حملہ کردیا۔ اور اپریل 2003ء میں امریکی اور برطانوی افواج نے صدام حسین کا تختہ الٹ دیا۔ قریباً ایک سال بعد صدام حسین کو گرفتار کرلیا گیا۔

فرینکفرٹ میں پہلا لیکچرار کورس

جرمنی میں عوام کو احمدیت سے متعارف کروانے کے لئے ایسے نوجوانوں کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی جنہیں قرآنی علوم کے ساتھ ساتھ جرمن زبان پر بھی عبور ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مربیان سلسلہ کی زیرنگرانی مورخہ 6-7 مارچ بروز ہفتہ اتوار 2004ء کو بیت السبوح فرینکفرٹ میں پہلا لیکچرار کورس منعقد کیا گیا۔ جس میں 28 چیدہ نوجوانوں نے شرکت کی۔

چار گروپ میں تقسیم کردہ ان افراد کو مربیان سلسلہ نے تفصیلاً دینی تعلیم کی خوبیوں سے آگاہ کیا اور سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے کلاس کو ''دین حق میں عورت کے حقوق'' کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور اپنے پرمغز لیکچر سے نوجوانوں کو بتایا کہ دیگر مذاہب میں پردہ کی تعلیم کیا ہے۔ اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مربی انچارج جرمنی نے کلاس کو ''دین حق میں پردہ کی تعلیم'' کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش اور مکرم افضل لطیف صاحب نے ''جرمنی میں پردہ پر بحث'' حالات حاضرہ کی روشنی میں اور مخالفین کے اعتراضات کے بارہ میں گفتگو کی اور ان کے جوابات سمجھائے۔ بارہ ریجن سے شامل ہونے والے افراد ان معلومات سے مستفیض ہوئے اور اس علمی پروگرام میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی جون 2004ء)

چمگادڑ

چمگادڑ اندھیرے میں اڑتے وقت منہ سے مسلسل آوازیں نکالتی ہے یہ آوازیں چھوٹے چھوٹے Click کی صورت میں ہوتی ہیں اور اتنی باریک ہوتی ہیں کہ انسانی کان انہیں سن نہیں سکتے۔ باریک سے مراد ہے بلند فریکوئنسی (Frequency) ورنہ شدت کے اعتبار سے وہ بہت اونچی اور طاقتور ہوتی ہیں اتنی طاقتور کہ اگر ان کی فریکوئنسی ہماری قوت سماعت کے اندر ہوتو سینکڑوں چمگادڑوں کے بیک وقت یہ آوازیں نکالنے سے ہمارے کانوں کے پردے پھٹ جائیں۔ چمگادڑ خود یہ آوازیں سن سکتی ہے لیکن اس کے کانوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندرونی کان کے پردے کے ساتھ لگی ہوئی وہ ہڈی جو آواز کی لہر سے مرتعش ہو کر کان کے پردے کو ارتعاش دے کر آواز آگے پہنچاتی ہے صرف چمگادڑ ایسا جانور ہے جس کی اس ہڈی کے ساتھ ایک ایسا عضلہ لگا ہوا ہے کہ ہر بار جب چمگادڑ آواز نکالتی ہے وہ عضلہ ہڈی کو پردے سے لگنے نہیں دیتا اور آواز اندرونی کان میں نہیں پہنچتی۔ اب چونکہ چمگادڑ اندھیرے میں شکار دیکھنے کے لئے آنکھیں استعمال نہیں کرتی بلکہ ایک نہایت اعلیٰ ریڈار کی مدد سے اپنے سارے کام سرانجام دیتی ہے یعنی اس کی آوازیں جب کسی ٹھوس چیز سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں تو ان کو وصول کرکے وہ اس چیز کے فاصلے اور نوعیت کا بخوبی یقین کرلیتی ہے کہ وہ چیز کس سمت میں کتنی دور ہے اور کھانے والی غذا ہے یا اور کوئی سخت بے جان چیز ہے۔ چمگادڑ ایک سیکنڈ میں 200 Clicks پیدا کرتی ہے اور 200 بار ہی اس کا عضلہ ہڈی کو کان کے پردے سے جدا کرتا ہے۔ لیکن حیرت کی انتہا ہے کہ جب یہ Click صدائے بازگشت Echo بن کر واپس آتی ہے تو عضلہ کام نہیں کرتا اور چمگادڑ اس آواز کو سن لیتی ہے۔ یعنی 200 آوازیں فی سیکنڈ جو وہ خود اپنے منہ سے نکال رہی ہے انہیں وہ نہیں سن رہی لیکن ان صدائے بازگشت میں سے ایک بھی Miss نہیں کر رہی! اور حیرت پر حیرت یہ کہ ایک ہی جگہ پر سینکڑوں چمگادڑیں اکٹھا اڑ رہی ہیں اور سب کی Click ایک دوسرے سے مختلف ہے اور ہر ایک اپنی اپنی صدائے بازگشت کو پہچان کر اس کے مطابق شکار کر رہی اور ہر ایک اپنی پہلی اور بعد کی نکالی ہوئی Click کی صدائے بازگشت کو الگ الگ پہچان رہی ہے اور چیزوں کے فاصلوں کا بالکل ٹھیک ٹھیک تعین کر رہی ہے۔ ہے کوئی بڑے سے بڑا سپر کمپیوٹر جو یہ سارا پیچیدہ کام بیک وقت انجام دے سکے؟ کہاں انسان اور کہاں خدائے علیم وحکیم کا کارخانہ قدرت!

خواجہ بشیر احمد صاحب

میری اہلیہ شمیم اختر صاحبہ کا ذکر خیر

آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ 1938ء میں ڈاکٹر نور محمد صاحب مرحوم آف موچی دروازہ لاہور کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ مرحومہ کا نام حسن آرا بیگم تھا۔ نومبر 1965ء میں عاجز کے ساتھ شادی ہوئی۔ ہمارے گلشن میں اللہ تعالیٰ نے پانچ پھول کھلائے۔ تین بیٹیاں اور دو بیٹے۔ ہنوز ایک بیٹے اور ایک بیٹی کی شادی نہ ہو پائی تھی کہ 19 جنوری 2004ء کو ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے اصلی اور حقیقی گھر کی طرف روانہ ہوگئیں۔

سب سے نمایاں خصوصیت جو ان میں پائی جاتی تھی وہ جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تھا۔ جب بھی گھر کا ماہانہ بجٹ بناتیں سب سے پہلے چندہ کی رقم الگ نکال کر رکھ دیتیں۔ کافی عرصہ سے ان کے بڑے صاحبزادے حلقہ کے سیکرٹری مال تھے۔ خاکسار کبھی تنگی اخراجات سے گھبرا کر چندہ کی شرح کم کروانے کا سوچتا تو اشارے سے بیٹے کو منع کر دیتیں اور پورا چندہ ادا کروا دیتیں۔

مہمان نوازی کی صفت بھی نمایاں تھی۔ مہمانوں کی بڑھ چڑھ کر تواضع کرنے کو ہر وقت تیار رہتیں۔ ہمارے گھر میں اکثر خدام الاحمدیہ کے اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ جماعت کی طرف سے تکلف منع کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ہر وقت ان کی خدمت کرنے کو تیار رہتی تھیں۔ اجلاسات کے موقع پر ان کے کمرے کے پردے گرانا پڑتے تھے۔ اس وجہ سے کمرے میں گرمی اور حبس کی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ انہیں کھلی ہوا پسند تھی لیکن تکلیف برداشت کر لیتیں اور سلسلہ کے کاموں میں رکاوٹ نہ بنتیں۔

سوچ سمجھ کر اور کفایت شعاری سے خرچ کرنا بھی ان کا معمول تھا۔ لوگ عام طور پر کسی رقم کے ہاتھ آنے کی امید میں پہلے سے خرچ کر لیتے ہیں اور بعد میں اکثر تنگ ہو جاتے ہیں جب وہ روپیہ کسی وجہ سے نہ ملے۔ لیکن ان میں ایسی کوئی بات نہ تھی جب تک رقم ہاتھ میں نہ آجائے خرچ کرنے کا نہ سوچتیں۔ اسی وجہ سے بہت کامیابی سے گھر کو چلاتی رہیں۔ ایک لائٹ بھی بلاوجہ جلتی تو اسے بند کرنے کی فکر میں رہتیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہ تھا کہ خاطر تواضع سے ہاتھ کھینچ لیتیں۔ مہمانوں پر دل کھول کر خرچ کرتیں۔

کسی کے ساتھ دوسروں کی برائی اور غیبت بھی نہ کرتیں۔ ان کی تین بھابیاں تھیں۔ کسی سے کبھی بھی ان کی تلخ کلامی کی نوبت تک نہ آئی۔ اپنی ماں کی سب سے پیاری اور بہن بھائیوں کی لاڈلی تھیں۔

صبر بھی ان کی گھٹی میں تھا۔ لمبا عرصہ یعنی قریباً 19 برس جوڑوں کی بیماری میں گزارا۔ آخری کئی ماہ خود کروٹ بھی نہ لے سکتی تھیں۔ لیکن کبھی زبان سے شکوہ شکایت نہ نکلتا۔ ہر وقت صبر شکر کیے لیٹے رہتیں۔ کسی ضرورت مند کی مدد کو ہر وقت تیار رہتیں۔ توفیق سے بڑھ کر اس کی مدد کرتیں۔

ان کے والد محترم ڈاکٹر نور محمد صاحب مرحوم آف فلیمنگ روڈ موچی دروازہ لاہور بہت پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اس لئے گھر میں احمدیت کا چرچا رہتا۔ اس طرح جماعت اور دین سے محبت گویا ان کو ورثے میں ملی تھی۔ شخصیت بہت ہی باغ و بہار قسم کی تھی۔ روتے ہوؤں کو ہنسانا جانتی تھیں۔ ہر مصیبت اور تکلیف کو ہنس کر برداشت کر لیتیں۔ ہر محفل کی گویا جان ہوتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف خاندان کے بلکہ دوسرے ملنے والے سب ان کے بہت مداح تھے اور ہمیشہ انہیں اچھے نام سے یاد کرتے تھے اور کرتے ہیں۔

گھر کے جملہ انتظامات کرنا، سلیقے سے ہر کام انجام دینا اور وقت پر بلکہ وقت سے پہلے سوچ سمجھ کر ہر چیز کا بندوبست کرنا ان کی خاص صفات میں سے تھا۔ گھر کی ہر چھوٹی بڑی چیز ان کی نظر میں ہوتی تھی۔ بہت کم آمدنی میں گھر کو نہ صرف چلانا، ہر ضرورت کی چیز مہیا کرنا اور پھر کچھ رقم پس انداز بھی کرنا انہی کا کام تھا۔ کئی مواقع پر حیرت انگیز طور پر خطیر رقم نکال کر پیش کر دیتیں۔ سب لوگ حیران ہوتے کہ کس طرح کم آمدنی کے باوجود بچت کر لیتی تھیں۔ جانے والی جا چکی ہیں۔ اب تو یادیں باقی ہیں۔ آخر ہم سب نے وہیں چلے جانا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37078 میں برکات احمد خان ولد چوہدری احمد علی خان قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد سوزوکی کار مالیتی -/60000 روپے۔ 2۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/40000 روپے۔ 3۔ مکان رقبہ 14 مرلے واقع شکور پارک ربوہ مالیتی -/2000000 روپے۔ (اہلیہ محترمہ کے نام کیا ہوا ہے) اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد برکات احمد خان ولد چوہدری احمد علی خان میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 میاں رفیق احمد آرائیں ولد کرم الٰہی صاحب میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد طاہر ولد حمید احمد سیٹھی میرپور خاص سندھ

مسل نمبر 37079 میں رفیع احمد شاد ولد رشید احمد قوم لاشاری پیشہ طالب علمی عمر 15 سال تین ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گدو بیراج ضلع جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رفیع احمد شاد ولد رشید احمد گدو بیراج ضلع جیکب آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد غلام محمد صاحب گدو بیراج گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 26824

مسل نمبر 37080 میں سعیدہ طارق زوجہ طارق احمد ابڑو قوم ابڑو پیشہ لیڈی ہیلتھ ورکر عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاڑکانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات مالیتی -/6200 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت لیڈی ہیلتھ ورکر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سعیدہ طارق زوجہ طارق احمد ابڑو لاڑکانہ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ابڑو وصیت نمبر 32478 گواہ شد نمبر 2 حبدار علی ٹوٹانی ولد صفل خان انور آباد ضلع لاڑکانہ

مسل نمبر 37081 میں عطیہ خاور زوجہ لطیف خاور قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 45 گرام مالیتی -/32000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ روپے ماہوار بصورت -/4000 روپے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیہ خاور زوجہ لطیف خاور گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر 1 لطیف خاور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 راشد احمد نوید ولد محمد رفیق گلشن اقبال کراچی

مسل نمبر 37082 میں صدف پرویز صدیقی ولد پرویز اکرم شیخ قوم شیخ صدیقی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت 1997ء ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صدف پرویز صدیقی بنت پرویز اکرم شیخ ماڈل کالونی کراچی

گواہ شد نمبر 1 محمد اسداللہ خان ولد شیخ محمد حنیف صاحب ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 2 عبدالمالک خان وصیت نمبر 17218

مسل نمبر 37083 میں ممتاز احمد گھمن ولد چوہدری نظام الدین قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیولری گراؤنڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد مکان رقبہ 12 مرلے واقع کیولری گراؤنڈ لاہور مالیتی -/3300000 روپے۔ 2۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 8 مرلے واقع ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور مالیتی -/7000000 روپے۔ 3۔ بینک بیلنس -/1770000 روپے۔ 4۔ 1000 شیئرز (OGDC) مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7474 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ممتاز احمد گھمن ولد چوہدری نظام الدین کیولری گراؤنڈ لاہور گواہ شد نمبر 1 ظفر احسان ولد چوہدری منیر احمد کیولری گراؤنڈ لاہور گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد خان ولد کیپٹن محمد صدیق خان مدینہ کالونی کینٹ لاہور

مسل نمبر 37084 میں مبارک احمد ولد مرزا محمد اعظم قوم مغل پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 27-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3750 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد ولد مرزا محمد اعظم اختر کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 اسد احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 عرفان احمد کاہلوں ولد چوہدری عبدالحمید کاہلوں اختر کالونی کراچی

مسل نمبر 37085 میں چوہدری محمد رفیق ولد چوہدری دین محمد قوم جاٹ پیشہ فارغ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 35 ایکڑ واقع گوٹھ خلیفہ قاسم ضلع بدین مالیتی -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد رفیق ولد چوہدری دین محمد گرین ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد آصف طاہر وصیت نمبر 25643 گواہ شد نمبر 2 نوید احمد ظفر وصیت نمبر 28270

مسل نمبر 37086 میں مزمل بشیر ولد محمد بشیر قوم مانگر پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ فیصل ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 31-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مزمل بشیر ولد محمد بشیر شاہ فیصل ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد عاصم ولد چوہدری محمد رفیق گرین ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 2 ملک محمد شفیق ولد ملک محمد رفیق کہکشاں سوسائٹی کراچی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

باپ کی نعمت اور یتیمی کا درد

حضرت شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ

مجھے یاد ہے کہ جب میں بچہ تھا اور اپنا سر باپ کی آغوش میں رکھتا تھا تو میری قدر ومنزلت بادشاہوں جیسی ہوتی تھی۔ اگر میرے جسم پر ایک مکھی تک بیٹھ جاتی تو سب گھر والے پریشان ہو جاتے تھے۔ جب بچپن ہی میں میرے سر پر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تو مجھے بچوں کے درد کی خبر ہوئی۔ یہ درد وہی جان سکتا ہے جس کو یتیمی کا داغ لگا ہو۔ اے دوست جس بچے کا باپ مر گیا ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھ اس کے چہرے سے گرد پونچھ اور اس کے پاؤں سے کانٹا نکال۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس پر کیسی بپتا پڑی ہے۔ بے جڑ کا درخت ہرگز تازہ نہیں ہوتا۔ جب تو کسی یتیم کو اپنے سامنے سر ڈالے دیکھے تو اپنے فرزند کے رخسار پر بوسہ نہ دے۔ یتیم اگر روتا ہے تو اس کا ناز کون اٹھاتا ہے۔ اگر وہ غصہ کرتا ہے تو اس کو کون برداشت کرتا ہے۔

خبردار! یتیم رونہ پڑے کہ اس کے رونے سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے۔ محبت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ دے اور مہربانی سے اس کے چہرے سے خاک جھاڑ دے اگر اس کے سر سے سایہ اٹھ گیا تو تو اپنے سائے میں اس کی پرورش کر۔"

(حکایات سعدی ص 75 مرتبہ طالب ہاشمی شعاع ادب لاہور)

ان یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے کیلئے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ - دارالضیافت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عبدالسلام عارف صاحب کارکن دفتر تشخیص جائیداد موصیاں لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم غلام حسین بھٹی صاحب طاہر آباد ربوہ کو دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ نیز خاکسار کی والدہ محترمہ بھی چند مہینوں سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خاکسار کے والدین کو صحت وسلامتی والی فعال عمر سے نوازے۔ آمین

اعلان داخلہ

گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اوکاڑہ روڈ دیپالپور نے مندرجہ ذیل ٹریڈز میں ایک سالہ کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25۔ اگست 2004ء مقرر ہے۔

(1) الیکٹریشن (2) ڈرافٹسمین مکینیکل (آٹوکیڈ) (3) ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن (4) ریفریجریشن ائیر کنڈیشننگ (5) آٹو مکینک (6) فٹر جنرل

گورنمنٹ اپرنٹس ٹریننگ سنٹر سرگودھا روڈ فیصل آباد نے مندرجہ ذیل ٹریڈز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔ اگست 2004ء مقرر ہے۔ (1) الیکٹریشن جنرل (2) ڈرافٹسمین مکینیکل (3) آٹو الیکٹریشن (4) ٹیکسٹائل پرنٹنگ (5) مشینسٹ ٹریز (6) آٹو مکینک پٹرول /ڈیزل (7) ویلڈر [illegible] کے علاوہ ٹیکسٹائل کے شارٹ کورسز۔

بقیہ صفحہ 4

ایفائے عہد، تواضع، انکسار، شکر، عفو، ایثار، عدل واحسان، سوال کرنے کی ممانعت، غرض انسانی زندگی اور ہماری ذمہ داریوں کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ساتھ کے ساتھ ہمیں ہدایت فرماتے کہ ان باتوں کو بھی نہ بھولنا اور ہمیشہ ان پر عمل کرنا۔ غرض انسانی معاشرہ کے مختلف پہلوؤں پر آپ نے ایسے انداز میں روشنی ڈالی جو میرے مستقبل کے لئے مشعل راہ تھی اور میں نے اس سے بہت کچھ سیکھا۔ کاش ہماری جماعت کے ماں باپ اپنے بچوں کی تربیت ایسے رنگ میں کریں جو دنیا کے لئے ایک نمونہ ہو۔

(الفضل 5 جنوری 1995ء)

امتحان وظائف

لجنہ اماء اللہ پاکستان

لجنہ اماء اللہ پاکستان کے شعبہ تعلیم کے تحت وظیفہ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ہر دو وظائف کا امتحان مورخہ 5 ستمبر 2004ء بروز اتوار صبح 9:00 بجے لجنہ ہال میں ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان)

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 04524-215045

اعلان داخلہ
F.A فرسٹ ائیر پرائیویٹ، فل ٹیکنکس کلاسز میں داخلے کی خواہشمند طالبات فوری رابطہ کریں۔
میٹرک F گریڈ بھی داخلہ لے سکتی ہیں
نیشنل کالج ربوہ فون: 215025

خبریں

وزیراعلیٰ بلوچستان پر قاتلانہ حملہ وزیراعلیٰ بلوچستان جام یوسف خضدار کے قریب ایک قاتلانہ حملے میں بچ گئے۔ وہ کوئٹہ جا رہے تھے کہ سوراب کے پہاڑوں میں چھپے افراد نے فائرنگ کر دی اور فرار ہو گئے۔ فائرنگ سے وزیراعلیٰ کا محافظ جاں بحق اور ایک دہشت گرد بھی مارا گیا۔

عراق میں ترک یرغمالی ہلاک عراق میں یرغمال بنائے گئے ترک باشندوں میں سے ایک کو قتل کر دیا گیا جبکہ اغواکاروں نے صومالیہ کے باشندے کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے کرکوک اور سمارا میں جھڑپوں کے دوران 4۔افراد ہلاک ہو گئے۔

مسلم فوج کی تجویز مسترد عرب لیگ نے عراق میں مسلم فوج کی تجویز مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ موجودہ حالات میں عرب اور مسلم ممالک اپنی فوجیں عراق بھیجنے کے حق میں نہیں۔ سعودی عرب تجویز کو مز* بہتر بنائے۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ مسئلہ مسلم فوجوں کی تعیناتی کا نہیں بلکہ قیادت کا ہے اگر کوئی عرب یا اسلامی ملک اپنی فوج عراق بھیجنا چاہتا ہے تو خود فیصلہ کرے۔

القاعدہ کا کمپیوٹر انجینئر گرفتار پاکستانی انٹیلی جنس حکام نے گجرات سے القاعدہ کا مواصلاتی نظام چلانے والا کمپیوٹر انجینئر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق 25 سالہ انجینئر نعیم نور سے ملنے والی دستاویزی شہادتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ القاعدہ امریکہ اور برطانیہ پر نئے حملوں کی منصوبہ بندی کر رہی تھی۔

پاکستانی فوج عراق نہ بھیجنے کا فیصلہ صدر جنرل پرویز مشرف نے ایک انگریزی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں پاکستانی فوج عراق نہیں بھیجی جائے گی۔

جماعت احمدیہ کیلئے ستون کا کام

✪ تحریک جدید کے دسویں سال کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ کے جو احسانات ہم پر ہیں اس کے جو بے انتہا فضل ہم پر ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ان کی قدر کرنے کا دعویٰ ہم نہیں کر سکتے - درحقیقت ہم میں سے بہتوں نے ابھی تک تحریک احمدیت کو سمجھا ہی نہیں جو خدا کی طرف سے دنیا کی کایا پلٹنے کیلئے جاری کی گئی ہے- ہم میں بہت سے ایسے ہیں جو ابھی نام کے احمدی ہیں- احمدیت کی روح کو انہوں نے نہیں سمجھا-

☆ بہت سے ایسے ہیں جو اخلاص تو رکھتے ہیں مگر ان کے دلوں میں یہ تڑپ نہیں کہ باریکیوں کو سوچتے رہیں اور احمدیت پر جو ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں انہیں ادا کریں-

☆ بہت سے ایسے ہیں جو اخلاص بھی رکھتے ہیں' سوچتے بھی ہیں مگر ان کے دماغوں کی قابلیت ایسی نہیں کہ وہ اس کی اہمیت کو سمجھ سکیں-

☆ بہت سے ایسے ہیں جن کے دلوں میں اخلاص بھی ہے- غور و فکر کا مادہ بھی اپنے اندر رکھتے ہیں ان کے دماغ بھی اچھے ہیں- غور و فکر سے کام بھی لیتے ہیں اور پھر سوچتے اور غور و فکر سے کام لینے کے بعد ذمہ داریوں کو سمجھتے بھی ہیں مگر پھر بھی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی پوری طاقت نہیں رکھتے-

☆ پھر بہت ایسے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اخلاص بھی عطا فرمایا ہے جو سوچنے کی توفیق بھی رکھتے ہیں جن کے دماغوں میں سمجھنے کا مادہ بھی پایا جاتا ہے- جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق بھی رکھتے ہیں اور جو ہر وقت اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے مستعد اور تیار کھڑے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ان پر برکتیں ہی برکتیں رہیں گی- اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی- اس دنیا میں بھی خدا ان کے ساتھ ہوگا اور اگلے جہان میں بھی-

یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ کے لئے ستون کا کام دے رہے ہیں جن پر وہ چھت قائم ہے جسے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے امن کیلئے قائم فرمایا ہے اور میں سمجھتا ہوں وہ لوگ جنہوں نے دیانتداری اور پورے تقویٰ کے ساتھ اس تحریک (جدید) میں حصہ لیا ہے ان میں سے اکثر ایسے ہی لوگ ہیں اور وہ خدا کے حضور انہی لوگوں میں شامل کئے جائیں گے-......اس مختصر تمہید کے ساتھ دسویں سال کے چندہ تحریک جدید کا اعلان کرتا ہوں-'' (الفضل یکم دسمبر 1943ء)

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ تمام مجاہدین تحریک جدید کو اپنے فضل سے ایسے ہی لوگوں میں شمار فرمائے اور ہمیشہ ستاری' مغفرت اور اپنی رضا سے نوازتا رہے- آمین

(وکیل المال اول)

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔اگست 2004ء

طلوع فجر	3:52
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:02
غروب آفتاب	7:05
وقت عشاء	8:37

گلشن احمد نرسری کی خوبصورت ورائٹی

✪ گملاجات کی خوبصورت ورائٹی مٹی اور پلاسٹک کے مختلف ڈیزائن اور سائز میں دستیاب ہیں۔ اپنے گھر کو سرسبز بنائیں۔ خوبصورت لان تیار کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ گھاس کٹائی، سپرے، باڑ کٹائی وغیرہ کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ نرسری سے متعلقہ سامان رنبہ، کسی، کٹر وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ سایہ دار، پھل دار اور پھولدار پودے، باڑیں اور بیلیں خریدیں۔ خوبصورت ان ڈور اور آؤٹ ڈور پودے دستیاب ہیں۔ گرین کپڑا خریدنے اور لگوانے کیلئے تشریف لائیں۔

خوشی وغیرہ کے موقع پر تازہ پھولوں سے ہار، گجرے، بوکے وغیرہ تیار کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ نیز سٹیج وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کروائیں۔ پھل پھینکوانے اور کچرا اٹھوانے کیلئے بھی رابطہ فرمائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

کوٹ مومن میں تیسرا بچہ اغوا کوٹ مومن میں پندرہ روز کے اندر تیسرا بچہ اغوا کر لیا گیا ہے۔ دس سالہ شبیر کو اغوا ہوئے 15، محمد اظہر کو 7 اور باز خان کو اغوا ہوئے 4 روز ہو گئے ہیں تاحال کوئی بچہ بازیاب نہیں ہو سکا۔

سورج سے پانچ گنا بڑا بلیک ہول سائنس دانوں نے سورج سے 5 گنا بڑے بلیک ہول ''نیوٹران سٹار'' کی دریافت کی ہے۔ بلیک ہول کا کھوج ریڈیائی لہروں کے ذریعہ لگایا گیا اور قریبی کہکشاؤں میں سپرنوا کے مرکز میں واقع ہے۔

(دن 20 جولائی 2004ء)

حیاتیاتی حملوں کی پیشگی اطلاع امریکی سائنس دانوں نے حیاتیاتی حملوں کی پیشگی اطلاع دینے والی مائکروچپ تیار کر لی ہے۔ سلیکان انٹیگریڈ چپ کا سائز 2 ملی میٹر ہے ڈیوائس ماحول میں آلودگی کا باعث بننے والے عوامل کا پتہ لگانے کیلئے استعمال ہوگی۔

سی پی ایل نمبر 29

مؤثر اور سستی ادویات

Dwarfishness Course	قیمت صرف-/200 روپے	100 دن کی دوا	چھوٹا قد کورس
Tonsils Course	قیمت صرف-/100 روپے	30 دن کی دوا	ٹانسلز کورس
Bed Urine Course	قیمت صرف-/60 روپے	40 دن کی دوا	بول بستری کورس
Constipation Course	قیمت صرف-/75 روپے	21 دن کی دوا	قبض کورس
Eyesight Course	قیمت صرف-/140 روپے	40 دن کی دوا	کمزوری نظر کورس
Flatulence Course	قیمت صرف-/70 روپے	21 دن کی دوا	گیس کورس
Hepatitis Course	قیمت صرف-/200 روپے	40 دن کی دوا	ہیپاٹائٹس کورس
Memory Course	قیمت صرف-/70 روپے	40 دن کی دوا	کمزوری حافظہ کورس
Piles Course	قیمت صرف-/90 روپے	21 دن کی دوا	بواسیر کورس
Urination Course	قیمت صرف-/80 روپے	40 دن کی دوا	کثرت پیشاب کورس

کیوریٹو لٹریچر مفت حاصل کریں۔ ادویات بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے 60 روپے ڈاک خرچ شامل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 213156
فیکس: 212299

چاندی میں آلیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

فرحت علی جیولرز اینڈ ری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

5114822
5118096
5156244

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز

پرانے کولر اینڈ گیزرز کی ریپئرنگ بھی کی جاتی ہے

1-B-16-265، کالج روڈ
نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور